شذرات

اسلامی اخوت اور بین الاسلامیت کو فروغ دینے، مسلم ممالک کو ایک دوسرے سے قریب تر لانے، ان میں اتحاد و تعاون کے رشتوں کو مستحکم تر بنانے اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی غرض سے آج کل جو تحریکیں اور تنظیمیں سرگرمی سے کام کر رہی ہیں ان میں رابطۃ العالم الاسلامی کو نمایاں اہمیت حاصل ہے۔ اس تنظیم کا مرکزی دفتر مکہ معظمہ میں ہے اور اس کی انتظامی اور مشاورتی مجالس میں مختلف ممالک کے سربرآوردہ لوگ شامل ہیں۔ ہر سال حج کے موقع پر رابطہ کی ایک عظیم الشان کانفرنس ہوتی ہے جس میں دنیا بھر سے حج کے لیے آنے والے مشہور علماء و زعماء شریک ہوتے اور عالم اسلام کے مسائل پر غور کر کے رابطہ کے لیے ایک لائحہ عمل مرتب کرتے ہیں۔

گذشتہ ماہ رابطہ کا ایک وفد پاکستان آیا تھا جس کے قائد اس تنظیم کے سکریٹری جنرل جناب شیخ سرور الصبّان تھے۔ اور رابطہ کے ڈائرکٹر شیخ حسین سراج اور انتظامی و ثقافتی مجالس کے ارکان شیخ محمد صدوق مجذدی، شیخ سعدی یاسین اور شیخ عبداللہ البسام بھی وفد میں شامل تھے۔ یہ حضرات لاہور میں قیام کے دوران ۱۱ فروری ۱۹۶۷ کو ہمارا ادارہ دیکھنے بھی تشریف لائے۔ اور ادارہ کی طرف سے ان کا استقبال کیا گیا۔ ارکانِ وفد نے سب سے پہلے ادارے کی مطبوعات کو دیکھا اور ان سے گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔

اس کے بعد رفیقِ ادارہ جناب مولانا محمد حنیف ندوی نے فصیح و بلیغ عربی میں سپاسنامہ پیش کیا جس میں رابطۂ عالم اسلامی کے وفد کی آمد پر اراکینِ ادارہ کی طرف سے مخلصانہ شکریہ ادا کیا گیا، اور ان خدمات کو سراہا گیا جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے سلسلہ میں اس کے معزز اراکین انجام دے رہے ہیں۔ پھر ان حالات اور پس منظر کی تشریح کی گئی جو ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ کی تشکیل کا باعث ہوئے۔ مولانا نے بتلایا کہ ادارہ اس وقت تک اُردو اور انگریزی میں سو سے زیادہ کتابیں شائع کر چکا ہے جو فقہ، اصولِ فقہ، اصلاحِ معاشرت، تاریخ اور فلسفہ کی گرانقدر تشریحات پر مشتمل ہیں۔ اور تصنیفات میں رفقاء ادارہ کا مطمح نظر ہمیشہ یہ رہا ہے کہ اسلام کے تہذیبی ورثہ کو اجاگر کیا جائے، اسلامی اقدار کی ٹھیک ٹھیک ترجمانی ضروریاتِ حاضرہ کی روشنی

میں کی جائے اور نئی پود کے لیے ایسی علمی و فکری رہنمائی مہیا ہو جس کی مدد سے وہ آیندہ چل کر اپنی زندگی کے نقشوں کو بخوبی ترتیب دے سکیں۔

اس سپاسنامہ کے بعد مولانا محمد جعفر پھلواروی نے عربی میں تقریر کی اور معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ ۱۹۶۵ء میں میں آپ کے دیس میں موجود تھا اور مجھے رابطہ عالم اسلامی کی مجلس ثقافت کا رکن منتخب کیا گیا تھا۔ اس طرح رابطہ سے میرا براہ راست اور قریبی تعلق ہے اور صرف میں ہی نہیں، بلکہ اس ادارے کے تمام لوگ، بلکہ صحیح یہ ہے کہ تمام اہل پاکستان رابطہ کے مقاصد کی تائید کرتے ہیں۔ اور آپ سے قلبی رابطہ بھی رکھتے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان ایک ایسا دینی اسلامی رشتۂ اخوت قائم ہے جو کبھی نہیں ٹوٹ سکتا۔ اور کون نہیں جانتا کہ ستمبر ۶۵ء میں جب بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا تھا تو حکومت عربیہ سعودیہ نے اسی اسلامی اخوّت کے سچّے جذبے سے پاکستان کو ہر ممکن امداد دی ہم اہل پاکستان اس امداد کو کبھی نہیں بھول سکتے۔

اس کے بعد وفد کے رکن جناب شیخ حسین سراج نے جوابی تقریر کی اور ادارے کے مقاصد کی تائید اور اس کی کارگذاری کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کا ادارہ بہت اہم کام انجام دے رہا ہے۔ سیاستِ مغرب کی وجہ سے ہم مسلمانوں میں مرعوبیت اور کہتری کا احساس پیدا ہو گیا ہے اور ہم اسلامی اصول کی سربلندی سے تغافل برتنے لگے ہیں۔ اب وقت ہے کہ ہم اس کہتری اور مرعوبیت کو ختم کر کے اسلام کی حقیقت کو صحیح طور سے دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اس کی سربلندی کے لیے پوری جد و جہد کریں اور عالم اسلام کے اتحاد کو ایک بنیادی مقصد بنا کے اس کے حصول کے لیے ہر ممکن کوشش کریں۔ اور کتاب و سنت کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رہیں۔ اسی میں ہماری فلاح دارین ہے۔ شیخ سراج نے اپنی ایک نظم بھی سنائی، جس میں شہر لاہور کی تاریخی عظمت اور خوبصورتی اور اس کے شہریوں کی بہادری کی بہت تعریف کی گئی ہے۔

ہمارے ادارے میں کئی عالم اور محقق اہل قلم تصنیف و تالیف کے کام میں مشغول ہیں اور ان کی لکھی ہوئی کتابیں ادارے سے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کتابوں کے علاوہ دوسری زبانوں کی بلند پایہ تصانیف کے اُردو تراجم کی اشاعت بھی ادارے کے مقاصد میں شامل ہے چنانچہ ہمارے اشاعتی پروگرام کے مطابق اس سال جن علمی شاہکاروں کے تراجم زیورِ طبع سے آراستہ ہوں گے ان میں "مقالات الاسلامیین"، خصوصیت سے

قابلِ ذکر ہے جس کا پورا نام "مقالات الاسلامیین و اختلاف المصلین" ہے۔ یہ امام اہل السنت ابو الحسن اشعری کی مایۂ ناز تصنیف ہے جس میں چوتھی صدی ہجری کے اوائل تک ان تمام مکاتبِ فکر کا مفصل اور بے لاگ تذکرہ ہے جن کو اسلامی فکر و نظر کی بوقلمونیوں نے جنم دیا اور جنھوں نے تین صدیوں تک اسلامی ذہن کو مشغول رکھا۔ رفیقِ ادارہ مولانا محمدؐ حنیف ندوی نے اس کو سلیس اور شگفتہ اُردو کے قالب میں ڈھالا ہے۔ اور امام اشعری کے حالات و خدمات پر ایک طویل مقدمے کے علاوہ جا بجا مفید تعلیقات اور حواشی کا اضافہ کر کے کتاب کی افادیت کو بڑھا دیا ہے۔

ایک اور گراں قدر تصنیف جس کا ترجمہ شائع کیا جا رہا ہے چوتھی صدی ہجری کے مشہور محقق محمدؒ بن اسحاق (ابنِ ندیم) کی "الفہرست" ہے۔ یہ چوتھی صدی ہجری کے اواخر تک کے تمام علوم اور ان علوم سے متعلق تصنیفات و تالیفات اور ان کے مصنفین و مرتبین کے بارے میں ضروری اور بنیادی معلومات کا بہترین مجموعہ ہے۔ اس موضوع پر آئندہ جو کتابیں لکھی گئیں ان کا اہم ترین ماخذ یہی کتاب ہے اور اس طرح یہ کتاب حوالہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ الفہرست کی علمی و تاریخی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر اس کو اردو کے قالب میں ڈھالا جا رہا ہے اور یہ کام ادارے کے رکن مولانا محمدؐ اسحاق کے سپرد کیا گیا ہے۔

ان کتابوں کے علاوہ مصر کے نامور ادیب اور محقق محمدؐ حسین ہیکل کی مشہور تصنیف "سیرت النبی محمدؐ" کا اردو ترجمہ "حیاتِ محمدؐ" بھی ہمارے اشاعتی پروگرام میں شامل ہے ہیکل کا طرزِ نگارش بہت سادہ و رنگین ہے۔ انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات نہایت مؤثر اور دلنشیں انداز میں لکھے ہیں اور حضورؐ کی حیاتِ طیبہ کے ان پہلوؤں کو خصوصیت سے اُجاگر کیا ہے جن کا تعلق زندگی کے اہم حقائق اور اس دَور کے اجتماعی تقاضوں سے ہے۔ ادارے کی طرف سے یہ کتاب نظرِ ثانی کے بعد دوبارہ شائع کی جا رہی ہے۔

(رزاقی)